احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ

C.P.L 61 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 15 ستمبر 2001ء 26 جمادی الثانی 1422 ہجری - 15 تبوک 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 210

ہفتہ 15 ستمبر 2001ء

لحن داؤدی

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک شخص کی قراءت سنی پوچھا کون ہے تو بتایا گیا کہ یہ عبداللہ بن قیس (ابوموسیٰ اشعری) ہیں فرمایا ان کو آل داؤد کا لحن عطا کیا گیا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب اقامۃ الصلوۃ باب حبسن الصوت حدیث نمبر 1331)

جلسہ جرمنی کے آخری روز حضور ایدہ اللہ کا خطاب - 26 اگست 2001ء

ایمان لانے اور یقین کرنے کا فائدہ اس وقت ہے جب کچھ اخفاء ہو

سیدنا حضرت مسیح موعود نے گھاس پر بیٹھ کر بچے سے قرآن کریم سنا اور محبت سے فرمایا بہت اچھا پڑھا ھے

رجسٹر روایات میں سے سیدنا حضرت مسیح موعود کے جلیل القدر رفقاء کے بیان فرمودہ ایمان افروز واقعات

قسط اول

مرکزی جلسہ سالانہ جرمنی 2001ء کے موقع پر مورخہ 26 اگست کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستانی وقت کے مطابق تقریباً ساڑھے آٹھ بجے اختتامی خطاب فرمایا' تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آپ نے فرمایا رجسٹر رفقاء میں درج روایات کا ایسا مضمون ہے جس میں کسی نعرے کی ضرورت نہیں ہے- بڑی توجہ اور حوصلے سے سنیں- رفقاء نے کس نظر سے حضرت مسیح موعود کو دیکھا اور آپ کے معجزات کیسے ملاحظہ کئے اور کب اور کس طرح ان کو بیعتوں کی توفیق ملی' مختلف قسم کے واقعات ہیں جو انہی کی زبان میں ہیں اور ان کی کوئی اصلاح نہیں کی گئی' بعض جگہ زبان کی غلطیاں ہیں' سادہ لوگوں نے جس رنگ میں بھی لکھوائیں اسی طرح لکھ دی گئیں- یہ بہت ہی پرلطف مضمون ہے' میں امید رکھتا ہوں کہ آپ سب لوگ اس کو توجہ سے سنیں گے-

حضرت پیر افتخار احمد صاحب کی روایات

یہ روایات حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب ابن حضرت پیر احمد جان صاحب کی ہیں- فرماتے ہیں' میرے والد صاحب کا نام احمد جان ہے' جن کا ذکر حضرت اقدس مسیح موعود نے کتاب ازالہ اوہام حصہ دوم میں کیا ہے- اور اس مضمون کے آخر میں مجھ عاجز کو بھی یاد فرمایا ہے اور احباب کے ساتھ علیحدہ بھی تحریر فرمایا ہے- میری پیدائش بروز منگل بوقت عصر 14 شعبان 1882ء کی ہے- میرے والد صاحب کو حضرت صاحب کی اطلاع اس وقت ہوئی جبکہ براہین احمدیہ کے تین حصے شائع ہوئے تھے' انہوں نے جب ان تین حصوں کو پڑھا اس وقت حضرت اقدس کی عقیدت و ارادت آپ کے دل میں مستحکم ہوگئی تھی' اس کے بعد براہین احمدیہ حصہ چہارم شائع ہوئی- والد صاحب کی ارادت سے آپ کے اہل وعیال اور مریدین بھی زمرہ معتقدین میں داخل ہو گئے- اس وقت حضرت اقدس مسیح موعود کا مجدد ہونے کا دعویٰ تھا- میرے والد صاحب نے حضرت صاحب کے اس دعویٰ کو قبول کر کے اپنے دوستوں' واقف کاروں اور ناواقفوں میں بڑی سرگرمی کے ساتھ اشاعت شروع کی اور ایک طویل اشتہار بھی چھاپا اور اس کی نقل زمانہ حال میں اخبار الفضل میں شائع ہو چکی ہے- میرے والد صاحب نے علاوہ اشاعت کے خود اپنے مریدوں سے مالی خدمات میں بھی حصہ دلوایا- ان کی زندگی کا آخری زمانہ اسی خدمت میں گزرا کہ جس قدر ہو سکے چندہ دیں اور اشاعت کریں-

ابتدائی زیارت

میرے والد صاحب کو میرے بھائی منظور محمد کو اور مجھ کو حضرت صاحب کی ابتدائی زیارت اس وقت ہوئی جبکہ حضور 1884ء میں سب سے پہلے تین دن کے لئے لدھیانہ تشریف لے گئے- میرے والد صاحب اور میرے بھائی صاحب اور میں اور سب احباب حضور کے استقبال کے لئے سٹیشن پر گئے تھے' حضور کی پہلی زیارت سٹیشن پر ہوئی' میرے والد صاحب نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں بغیر بتلائے حضرت صاحب کو پہچان لوں گا- ایسا ہی ہوا- حضور انور ایدہ اللہ نے اس کی تشریح میں فرمایا اب تو آپ کو پہچاننا تعجب کی بات لگے گی' لیکن حضرت مسیح موعود کے رفقاء آپ ہی کی طرح پگڑیاں پہنتے تھے' آپ کی طرح داڑھی رکھی ہوئی تھی کوئی ناواقف پہچان نہیں سکتا تھا کہ ان میں مسیح موعود کون ہیں- اور آپ کی طبیعت اتنی عاجزانہ تھی کہ سب میں مل کر آپ چلتے تھے لیکن جیسا کہ انہوں نے بیان کیا ہے کہ ان کے والد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے نور فراست عطا فرمایا تھا اور انہوں نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ جواب گاڑی سے اترے ہیں- یہ حضرت مسیح موعود ہیں-

ایمان لانے کا وقت

حضرت صاحب نے تین روز محلہ صوفیاں میں ڈپٹی امیر علی صوفی صاحب جو کہ میرے والد کے مرید تھے' ان کے ہاں قیام فرمایا اور بیت صوفیاں میں نماز پڑھنے تشریف لے جاتے تھے- والد صاحب دن کا اکثر حصہ حضرت صاحب کے پاس ہی گزارتے تھے- حضرت صاحب تین روز لدھیانہ رہے اور زبانی وعظ و نصیحت فرماتے تھے- شہر والے گروہ در گروہ آتے رہتے تھے- مجھے اس وقت کی حضور کی ایک تقریر کا خلاصہ یاد ہے- وہ یہ کہ ایمان اور یقین لانے کا فائدہ اس وقت ہے جبکہ ابھی کچھ اخفاء ہو اگر معاملہ ایسا صاف اور روشن ہو جائے جیسا سورج نصف النہار کے وقت ہوتا ہے- اس وقت ایمان لانے کا ثواب نہیں ہوتا- اصل وقت وہی وقت ہے کہ کچھ غیوبیت بھی ہو تو ایمان لایا جائے-

نصرت الٰہی

ایک دعوت میں ایک شخص نے حضرت صاحب سے سوال کیا کہ آپ بھی پیشگوئیاں فرماتے ہیں اور نجومی اور رمال بھی، ہمیں صداقت کس طرح سے معلوم ہو گی-

مسلسل صفحہ 2 پر

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

ذیلی تنظیموں سے تعاون کی درخواست

ہمارے محبوب امام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جملہ ذیلی تنظیموں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا-

"تحریک جدید کے چندے کو ہر پہلو سے کامیاب بنانے کیلئے اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی بہترین توفیق دے"

(خطبہ جمعہ 5 نومبر 1993ء)

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ تحریک جدید کا سال اختتام پذیر ہونے کو ہے اور ابھی وعدوں کا خاصا حصہ قابل وصول ہے اس لئے درخواست ہے کہ اپنے اپنے حلقہ میں وصولی کے کام میں شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں-

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے مرے اہل وفا ست کبھی گام نہ ہو

اللہ تعالیٰ سب کا حامی وناصر ہو اور حسنات دارین سے نوازے-

(وکیل المال اول تحریک جدید)

الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری

☆ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن کا سالانہ چندہ خریداری درج ذیل ہے-

برطانیہ = 25 پاؤنڈ

یورپ = 40 پاؤنڈ

دیگر ممالک = 60 پاؤنڈ

(مینیجر الفضل انٹرنیشنل)

بقیہ صفحہ 1

حضور نے جواب میں فرمایا کہ الٰہی نصرت نجومیوں اور رمالوں کے ساتھ نہیں ہوتی- اللہ تعالیٰ کی نصرت ان کے ساتھ ہوتی ہے جن کو اس نے بھیجا ہو- پس اس لحاظ سے انبیاء علیہم السلام اور مامورین اور عام انکل سے باتیں کرنے والوں میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے-

دعائیہ عبارت

پیر افتخار صاحب مزید فرماتے ہیں کہ والد صاحب نے حج کا ارادہ کیا اور حضرت صاحب سے بذریعہ خط اجازت طلب کی- حضور نے اجازت دی اور ایک دعائیہ عبارت بھی خط میں روانہ کی کہ یہ میری طرف سے حج بیت اللہ میں پڑھ دینا- مجھے وہ وقت یاد ہے کہ جب مجھے بھی میرے والد صاحب اپنے ساتھ حج کو لے گئے تھے اور 20 کے قریب مرید بھی ساتھ تھے- ان میں حضرت شہزادہ قاضی عبدالمجید صاحب مربی ایران اور خان صاحب محمد حنیف خان صاحب جن کی تربت مقبرہ بہشتی میں ہے اور قاضی زین العابدین صاحب احمدی سرہندی بھی شامل تھے- بفضل خدا وہ وقت میری آنکھوں کے سامنے ہے جبکہ 9 ذی الحج کو میرے والد صاحب وہ خط اپنے ہاتھ میں لے کر عرفات کے میدان میں کھڑے ہوئے اور ہم سب خدام پیچھے کھڑے تھے- والد صاحب نے فرمایا کہ میں حضرت صاحب کی دعا کو بلند آواز سے پڑھتا ہوں- تم سب آمین کہتے جاؤ- والد صاحب نے وہ دعا پڑھی اور ہم سب آمین کہتے گئے-

متضرعانہ دعائیں

حضرت پیر افتخار صاحب مزید روایت کرتے ہیں- حضور مع اہل خانہ عبداللہ آتھم کے مباحثے کے لئے امرتسر تشریف لے گئے اور مجھے اپنے مکان میں رہنے کے لئے ارشاد فرمایا- حضور جب واپس تشریف لائے اپنے مکان میں جو حضور نے ہم کو رہنے کے لئے دیا ہوا تھا واپس آ گئے- 15 مہینے جب قریب الاختتام ہوئے حضور نے احباب کو فرمایا بڑی بیت الذکر میں جا کر پیشگوئی کے لئے دعا کرو- مجھے یاد ہے کہ ہم سب خدام بڑی بیت الذکر میں جا کر علیحدہ علیحدہ دعاؤں میں مصروف ہو گئے مجھے یاد ہے جب کہ احباب کی متضرعانہ دعاؤں اور رونے کا بیت الذکر میں شور پڑا ہوا تھا- مجھے وہ وقت یاد ہے کہ 15 مہینے کے آخری دن صبح کی نماز کے بعد حضور نے بیت المبارک میں فرمایا کہ الہام ہوا کہ اطلع اللہ علی ہم و غم- اس وقت حضور نے صرف یہ الہام سنایا- زیادہ تشریح نہیں فرمائی- یا حضور نے فرمائی ہو گی تو مجھے یاد نہ رہا ہو- بہر حال یہ الہام تو بلفظہٖ مجھے اچھی طرح یاد ہے-

پہلا سبق

روایت حضرت عبدالستار صاحب ابن عبداللہ صاحب سکنہ سوہل ضلع گورداسپور 1892ء- حضرت صاحب کے دعویٰ سے پیشتر جبکہ چھوٹی بیت المبارک بنی ہے- حضرت مسیح موعود ظہر' عصر' مغرب اور عشاء پڑھایا کرتے تھے- ہم صرف تین آدمی نماز پڑھتے تھے- (یہ بہت ابتدائی زمانے کی روایت ہے) میاں گلاب' عبدالستار اور میاں جان محمد صاحب مقتدی بنا کرتے تھے- حضرت صاحب ہر نماز رقت سے پڑھا کرتے تھے- عاجزی انکساری اور زاری سے ادا کرتے تھے- جیسے اپنے ماں باپ کے آگے بچہ رو کر مانگتا ہے- ایسی نماز کا ہم مقتدیوں کے قلب پر بہت اثر پڑتا تھا- یہ پہلا سبق ہے جو ہمیں ملا ہے' جب حضرت صاحب نماز سے فارغ ہو کر بیٹھتے تھے تو ہم آپ کی شکل کی طرف دیکھا کرتے تھے جو بہت نورانی ہوتی تھی اور ہمارے دلوں کو بہت لبھاتی تھی- ہمارے دلوں کو حق الیقین ہوتا تھا کہ یہ شکل دروغ گو نہیں ہے- لہٰذا میرے والد صاحب عبداللہ کشمیری جو کہ 80 سال کے تھے- انہوں نے ہمیں نصیحت کی اے میرے پیارے بچے عبدالستار تم نے کسی اور کو مرشد نہیں پکڑنا' اگر مرزا غلام احمد صاحب دعویٰ کریں تو فوراً مان لینا- بیعت کر لینا- انکار اور مقابلہ نہیں کرنا- ہم نے اپنے والد بزرگوار کے حکم پر عملدرآمد کر لیا- میرے والد صاحب بھی دعویٰ کے وقت حیات تھے' سب سے پہلے انہوں نے بیعت کی- ساتھ ہی ہم نے بھی کر لی-

ایک بابرکت خواب

میں نے اپنے والد صاحب سے سوال کیا کہ مسیح ناصری کی وفات کا مسئلہ ہمیں سمجھا دیں- میرے والد صاحب نے بیعت کے 8-10 ماہ کے بعد اپنا یہ خواب سنایا کہ میں دریائے راوی کے کنارے حضرت کے خیمے میں داخل ہوا اور یہ سوال کیا کہ یہ بزرگ کیسے ہیں فرمایا کہ یہ شخص بہت لائق' بہت لائق اور بہت لائق ہے- تین دفعہ انگلی کے اشارے سے فرمایا- اس شہادت کو دیکھ کر یقین کامل ہو گیا کہ یقیناً حضرت مسیح موعود اپنے دعویٰ میں راست باز ہیں- ہمیں حیات و ممات کے مسئلے کی ضرورت نہیں- ایمان لے آئے اور بیعت میں داخل ہوئے میرے والد صاحب عبداللہ کشمیری نے 1891ء میں بیعت کی اور میں یعنی عبدالستار کشمیری نے قادیان میں 1892ء میں بیعت کی- میری چھوٹی عمر تھی- میں جان محمد قاضی صاحب کے پاس پڑھا کرتا تھا-

کامل دلائل والے

دوسری شہادت یہ ہے میرے سابق استاد میاں کرم شاہ موضع لیر (جو تقریباً 85 سال کے تھے) نے بتایا کہ میں مرزا صاحب سے ملا ہوں- وہ بہت نیک' دیانت دار بزرگ کامل دلائل والے ہیں' شاید ہی کوئی شخص ان کی دلیل کو پہنچے-

ایک شخص مسمّی اللہ دتہ درزی موضع سوہل حضرت مسیح موعود کے پاس بحث کے لئے آیا- کچھ گفتگو کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا کہ تم بچے ہو' بے علم ہو' پہلے علم تو پڑھو- اب تم بحث کے قابل نہیں ہوئے- قابل بنو تو پھر بحث کرنا-

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 174

دینی خدمت کے حیرت انگیز نظارے

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

"مجھے یاد ہے- حضرت مسیح موعود کے کام کی یہ حالت ہوتی کہ ہم جب سوتے تو آپ کو کام کرتے دیکھتے- اور جب آنکھ کھلتی تب بھی آپ کو کام کرتے دیکھتے- اور باوجود اتنی محنت مشقت برداشت کرنے کے جو دوست آپ کی کتابوں کے پروف پڑھنے میں شامل ہوتے- آپ ان کے کام کی اس قدر قدر فرماتے کہ اگر عشاء کے وقت بھی کوئی آواز دیتا کہ حضور میں پروف لے آیا ہوں- تو آپ چارپائی سے اٹھ کر دروازہ تک جاتے ہوئے راستہ میں کئی دفعہ فرماتے- جزاک اللہ- آپ کو بڑی تکلیف ہوئی- جزاک اللہ- آپ کو بڑی تکلیف ہوئی- حالانکہ وہ کام اس کام کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہوتا تھا- جو آپ خود کرتے تھے- غرض اس قدر کام کرنے کی عادت ہم نے حضرت مسیح موعود میں دیکھی ہے کہ اس کی وجہ سے ہمیں حیرت آتی- بیماری کی وجہ سے بعض دفعہ آپ کو ٹہلنا پڑتا- مگر اس حالت میں بھی آپ کام کرتے جاتے، سیر کیلئے تشریف لے جاتے تو راستہ میں بھی مسائل کا ذکر کرتے- اور سوالات کے جواب دیتے- حالانکہ حضرت مسیح موعود بھی اس ملیریا زدہ علاقہ کے تھے"-

(الفضل قادیان 30/اپریل 1936ء، صفحہ 6)

بات پوری ہوگئی

ایک دفعہ حضرت صاحب سیر کو گئے اور کچھ لوگ بھی ساتھ تھے میں بھی تھا' حضرت صاحب نے فرمایا وہ شخص اللہ دتہ ہے جب مینار مکمل ہو جائے گا کہاں ہو گا- حضور انور نے فرمایا یہ حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی تھی کہ جب منارۃ المسیح مکمل ہو گا تو اس سے پہلے اللہ دتہ فوت ہو چکا ہو گا- تو کہتے ہیں کہ ایسا ہی ہوا کہ مینار مکمل ہونے سے پہلے اللہ دتہ فوت ہو گیا- حضور انور نے فرمایا کہ اس روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کو وحی خفی بھی ہوتی رہتی تھی یعنی اللہ تعالیٰ نے ایک بات آپ کے دل پر جاری کر دی اور وہ اسی طرح پوری ہوئی-

محبت قرآن

حضرت عبدالستار صاحب بیان کرتے ہیں ایک روز حضرت اقدس سیر کو تشریف لے گئے' میں اور ایک لڑکا مہمان چھوٹی عمر کا بھی ساتھ تھا- حضرت خلیفۃ المسیح الاول مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ یہ بہت اچھی طرح قرآن کی تلاوت کرتا ہے- آپ گھاس پر وہیں بچوں کی طرح بیٹھ گئے اور اس لڑکے سے قرآن شریف سنا لڑکے نے سورۃ دہر سنائی- آپ نے محبت اور پیار سے کہا کہ بہت اچھا پڑھا ہے- اسی سیر میں حضرت صاحب نے فرمایا- میں نے خدا انسانی شکل میں تمثیلی رنگ میں دیکھا- اللہ تعالیٰ نے مجھے گردن پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ جے توں میرا ہو رہویں' سب جگ تیرا ہو-

---

کلام پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہر گز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے
خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت' یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

(درثمین)

غذا میں مجاہدانہ شان

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:

"حضرت مسیح موعود کے کھانے کا ڈھنگ بالکل نرالا تھا- میں نے کسی اور کو اس طرح کھاتے نہیں دیکھا- آپ پھلکے سے پہلے ایک ٹکڑا علیحدہ کر لیتے اور پھر لقمہ بنانے سے پہلے آپ انگلیوں سے اس کے ریزے بناتے جاتے- اور منہ سے سبحان اللہ سبحان اللہ کہتے جاتے- اور پھر ان میں سے ایک چھوٹا سا ریزہ لے کر سالن سے چھو کر منہ میں ڈالتے- یہ آپ کی عادت ایسی بڑھی ہوئی تھی- کہ دیکھنے والے تعجب کرتے اور بعض لوگ تو خیال کرتے تھے- کہ شائد آپ روٹی میں سے حلال ذرے تلاش کر رہے ہیں- لیکن دراصل اس کی وجہ یہی جذبہ ہوتا تھا کہ ہم کھانا کھا رہے ہیں- اور خدا کا دین مصائب سے تڑپ رہا ہے- ہر لقمہ آپ کے گلے میں پھنستا تھا- اور سبحان اللہ سبحان اللہ کہہ کر آپ گویا اللہ تعالیٰ کے حضور معذرت کرتے تھے- کہ تو نے یہ چیز ہمارے ساتھ لگا دی ہے- ورنہ دین کی مصیبت کے وقت ہمارے لئے یہ ہرگز جائز نہ تھا- وہ غذا بھی ایک مجاہدہ معلوم ہوتا تھا- یہ ایک لڑائی ہوتی تھی- ان لطیف اور نفیس جذبات کے درمیان جو دین کی تائید کیلئے اٹھ رہے ہوتے اور ان مطالبات کے درمیان جو خدا تعالیٰ کی طرف سے قانون قدرت کے پورا کرنے کے لئے قائم کئے گئے تھے"-

(روزنامہ الفضل قادیان 7 مئی 1936ء)

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سید المحدثین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

مکرم منیر احمد صاحب جاوید

(قسط اول)

امام المحدثین محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بروزبہ البخاریؒ علاقہ خراساں کے مشہور شہر بخارا میں بتاریخ 13 شوال 194ھ جمعہ کے روز پیدا ہوئے- آپ عجمی النسل اور فارسی الاصل تھے- آپ کے پردادا مغیرہ نے حاکم بخارا یمان جعفی کے ذریعہ اسلام قبول کیا- اسی نسبت سے ان کی آنے والی نسلیں حتی کہ امام موصوفؒ بھی جعفی کہلائے-

امام بخاری کے والد ابوالحسن اسماعیل بڑے پاکیزہ نفس، صاحب تقویٰ اور اپنے زمانہ میں طبقہ رابعہ کے مشہور اور بلند پایہ محدث شمار کئے گئے ہیں- انہوں نے امام مالکؒ، حماد بن زید، ابو معاویہ اور دیگر اعیان زمانہ سے احادیث روایت کیں- تاہم عبداللہ بن مبارک کی صحبت اور تربیت میں رہنے کا زیادہ موقع ملا- احمد بن حفص، نصر بن الحسین اور دیگر اہل اعراق ان کے تلامذہ میں سے ہیں-

امام بخاری کی والدہ ماجدہ بڑی نیک اور پاکباز خاتون تھیں- عبادت سے خصوصی شغف تھا- ان کا بچہ محمد بن اسماعیل بخاری بچپن میں جسمانی بینائی سے محروم تھا جس کی وجہ سے والدہ کی طبیعت پر بڑا اثر تھا- چنانچہ آپ اکثر اپنے خالق کے حضور گریہ کناں رہتیں-

ایک روز آپ اسی طرح خدا سے اپنے نابینا بچے کی بینائی کی بھیک مانگ رہی تھیں کہ ناگاہ روشنی کا ایک جھپاکا قبولیت دعا کی علامت بن کر نمودار ہوا اور ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ نے عالم خواب میں اس بے قرار ماں کی جھولی کو گوہر مراد سے بھر دیئے جانے کا مژدہ جانفزا سنایا- یہی بچہ محمد بن اسماعیل بخاری جو پہلے جسمانی بینائی سے بھی محروم تھا بعد میں بصارت کے ساتھ ساتھ روحانی بصیرت کا بھی امام اور مقتدا ٹھہرا- ان کا وجود ایمان و دیانت کا پیکر اور علم حدیث کا بحر بیکراں تھا یہ علم و فضل اور زہد و تقویٰ انہیں اپنے والدین سے ورثہ میں ملا تھا-

امام بخاریؒ میں علاوہ دیگر فضائل کے ایک اور فضیلت یہ بھی ہے کہ باپ اور بیٹا دونوں ہی محدث اور صاحب فضل و کمال تھے یہ فخر اہل اسلام میں چند ہی لوگوں کو حاصل ہوا ہے-

ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات

ارض بخارا کی کوکھ سے جنم لینے والا یہ در شہوار ابھی طفل مکتب ہی تھا کہ اسے حفظ حدیث کا شوق پیدا ہوا- اور آخر کار اس کا یہ شوق علم حدیث کے ایسے ایسے آبدار موتی اور جواہر چن لایا کہ جس نے ایک دنیا کی نظریں خیرہ کر دیں-

امام محمد بن حاتم وراق کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں ابھی طفل مکتب ہی تھا کہ جب مجھے حفظ حدیث کا شوق چرایا اور انہی کا یہ بیان ہے کہ :-

"امام کی عمر اس وقت دس برس کے لگ بھگ تھی جب آپ مکتب سے فارغ ہو کر بخارا کے مشہور عالم اور محدث امام داخلی کی خدمت میں پہنچے اور ان سے حدیث کا استماع شروع کیا"

(تاریخ بغداد جلد 2 ص 6)

ابتداء ہی سے آپ کو یہ شوق بھی پیدا ہو گیا کہ صحیح حدیث کو غیر صحیح سے الگ کریں- احادیث کے علل کو پہچانیں، راویان حدیث کے حالات سے مکمل آگاہی حاصل کریں، ان کی عدالت، ضبط دیانت، صدق، طرز معاشرت جائے سکونت، سن ولادت اور سن وفات سے پوری پوری واقفیت رکھیں- پھر سلسلہ روایات کو ایک دوسرے سے ملا کر ان کی جانچ پڑتال کریں اور ان کے اتصال وانقطاع پر عبور حاصل کریں- نیز احادیث سے مسائل کا استنباط کریں اور آیات قرآنیہ اور احادیث کا آپس میں ربط واضح کریں اس شوق کی بناء پر آپ نے اپنے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہو کر ایازیت کا لبادہ اوڑھ لیا- اور دنیا پر ایک ایسا احسان عظیم کیا کہ رہتی دنیا تک دنیا والے اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتے-

ابتدائی شیوخ

امام بخاری 194ھ میں پیدا ہوئے اور 205ھ میں حدیث کا علم حاصل کرنا شروع کیا- اور اپنے شہر بخارا کے علماء و شیوخ سے ہی استفادہ کیا- ان میں امام داخلی کے علاوہ محمد بن سلام بیکندی، محمد بن یوسف بیکندی، عبداللہ بن محمد مسندی، ابراہیم بن الاشعث وغیرہم امتیازی حیثیت رکھتے ہیں امام موصوف نے 16 برس کی عمر تک ان شیوخ سے علم حدیث کا بہت بڑا ذخیرہ حاصل کر لیا نیز عبداللہ بن مبارکؒ اور وکیعؒ کی سب کتب زبانی یاد کر لیں-

آپ کو ابتداء ہی سے علم الاسناد میں خصوصی مہارت حاصل تھی- اس ضمن میں ابتدائے تحصیل میں ایک روز پیش آنے والے واقعہ کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہو گا- اس وقت امام کی عمر صرف گیارہ برس تھی-

"علامہ داخلی ایک روز حدیث کا درس دے رہے تھے کہ زبان سے نکلا "سفیان عن ابی الزبیر عن ابراہیم"-

امام بخاریؒ نے عرض کیا-

کہ ابوالزبیر تو ابراہیم سے روایت نہیں کرتے-

اس صدا سے امام داخلی چونک اٹھے اور برہمی کے ساتھ کچھ ڈانٹ پلائی-

امام بخاریؒ نے عرض کیا - کہ اگر آپ کے پاس اصل ہو تو اسے ملاحظہ فرمایئے"-

علامہ داخلی گھر میں تشریف لے گئے اور اصل کو ملاحظہ فرمایا تو امام بخاری کا بیان صحیح نکلا- اب سند کی تصحیح باقی رہ گئی تھی- گھر سے باہر آ کر فرمایا-

"کیف ہو یا غلام" اے لڑکے! صحیح سند کس طرح ہے؟

آپ نے برجستہ عرض کیا-

"ہو الزبیر عن عدی عن ابراہیم"-

علامہ داخلی یہ سن کر حیران رہ گئے اور فرمایا واقعی ایسے ہی ہے اور قلم لے کر کتاب کی تصحیح کر لی"- (تاریخ بغداد جلد 2 ص 7)

ایک دفعہ محمد بن سلام بیکندی نے آپ کو اپنی کتاب تصحیح کے لئے دی- محمد بن ابی حاتم نے تعجب سے پوچھا کہ کیا بخاریؒ آپ کی کتاب کی تصحیح کریں گے جواب دیا- "نعم ھذا الذی لیس مثلہ" کہ ہاں (یہ تصحیح کریں گے) ان کا کوئی ثانی نہیں"-

(مقدمہ شرح قسطلانی و تاریخ بغداد جلد 2 ص 24)

صحیح بخاری اور اس کے بزرگ مولف

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں-

قرآن شریف کے بعد بالاستقلال وثوق کے لائق ہماری دو ہی کتابیں ہیں ایک بخاری اور ایک مسلم .... صحیح مسلم اس شرط سے وثوق کے لائق ہے کہ جب قرآن اور بخاری سے مخالف نہ ہو- اور بخاری میں صرف ایک شرط ہے کہ قرآن کے احکام اور نصوص صریحہ بینہ سے مخالف نہ ہو- اور دوسری کتب حدیث صرف اس صورت میں قبول کے لائق ہوں گے کہ قرآن اور بخاری اور مسلم کی متفق علیہ حدیث سے مخالف نہ ہوں-

(آریہ دھرم- روحانی خزائن جلد 10 ص 60)

اپنی معتبر کتابوں میں قرآن کریم کے ذکر کے بعد فرماتے ہیں-

دوسری کتابیں جو ہماری مسلم کتابیں ہیں ان میں سے اول درجہ پر صحیح بخاری ہے اور اس کی وہ تمام احادیث ہمارے نزدیک حجت ہیں جو قرآن شریف سے مخالف نہیں اور ان میں سے دوسری کتاب صحیح مسلم ہے اور اس کو ہم اس شرط سے مانتے ہیں کہ قرآن اور صحیح بخاری سے مخالف نہ ہو اور تیسرے درجہ پر صحیح ترمذی- ابن ماجہ- موطا- نسائی- ابن داؤد- دارقطنی کتب حدیث ہیں جن کی حدیثوں کو ہم اس شرط سے مانتے ہیں کہ قرآن اور صحیحین سے مخالف نہ ہوں یہ کتابیں ہمارے دین کی کتابیں ہیں اور یہ شرائط ہیں جن کی رو سے ہمارا عمل ہے-

(آریہ دھرم- روحانی خزائن جلد 10 ص 86`87)

طلب حدیث کے لئے طویل سفر

اپنے شہر کے شیوخ سے 5 سال تک علم حدیث حاصل کرنے کے بعد شوق حدیث میں زندگی کے طویل ترین سفروں کے لئے عمر کے سولہویں سال 210ھ میں رخت سفر باندھا۔ اور سب سے پہلے حجاز پہنچے۔ والدہ اور بڑے بھائی احمد ہمراہ تھے۔ وہ تو حج سے فارغ ہو کر وطن کو لوٹے مگر امام موصوف احادیث نبوی اور دوسرے علوم اسلامیہ کی تحصیل کے شوق سے مکہ معظمہ میں ہی ٹھہر گئے اور علامہ حمیدی جیسے ممتاز شیوخ سے استفادہ کیا۔ 212ھ میں مدینہ میں رونق افروز ہوئے اور وہاں کے شیوخ اور اکابرین سے مستفیض ہوئے۔ حجاز کے بعد پہلے بصرہ اور پھر کوفہ کا سفر کیا۔ اور یہاں کے مشاہیر شیوخ سے استفادہ کرتے رہے۔ پھر بغداد کا قصد کیا بغداد آپ کئی بار گئے۔ اور وہاں کے شیوخ سے استفادہ کیا۔ جن میں امام احمد بن حنبلؒ کا نام قابل ذکر ہے اس کے بعد شام، مصر جزیرہ اقطاع خراسان مرو، بلخ، ہرات، نیشاپور، رے، جبال، مضافات بخارا سمرقند اور تاشقند وغیرہ امصار و بلاد گئے اور مشاہیر زمانہ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا۔

اساتذہ و شیوخ

امام بخاری کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی ہے۔ جعفر بن محمد القطان کہتے ہیں کہ میں نے امام بخاری کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ :-

"کتبت عن الف وثمانين نفساً
ليس فيهم الا صاحب حديث"

"میں نے 1080 اشخاص سے حدیثیں لکھیں ان میں سب کے سب محدث تھے۔ (مقدمہ فتح الباری ص479)

تاہم اسحاق بن راہویہ اور علی بن المدینی سے زیادہ فیض حاصل کیا۔

امام بخاری کے دوسرے شیوخ میں محمد بن عبداللہ انصاری مکی بن ابراہیم۔ علی بن عیاش، خلاد بن یحیٰ، ابو عاصم النبیل، قتیبہ بن سعید، محمد بن یحیٰ ذہلی، ابو حاتم رازی، عبداللہ بن حماد آملی وغیرہ ہم قابل ذکر ہیں۔

تلامذہ

امام موصوف کے تلامذہ کا حلقہ نہایت وسیع تھا۔ دنیائے اسلام کے مختلف گوشوں کے افراد اس میں شریک ہوتے۔ ان کی مجلس درس کبھی مسجد میں اور کبھی ان کے مکان پر منعقد ہوتی۔ ان کے تلامذہ میں بڑے پایہ کے علماء اور محدثین تھے۔

ان کے تلامذہ میں مسلم بن الحجاج (جنہوں نے صحیح مسلم لکھی) حافظ ابو عیسیٰ ترمذی، ابو عبدالرحمٰن نسائی، ابو زرعہ، ابو حاتم، ابن خزیمہ محمد بن نصر مروزی، ابو عبداللہ الفربری وغیرہ ہم مشہور ہیں۔ یہ سب کے سب ائمہ فن اور آگے چل کر خود بڑے پایہ کے محدث ہوئے۔

علامہ فربری کہتے ہیں کہ امام موصوف سے براہ راست 90 ہزار افراد نے جامع صحیح کو سنا (ارشاد الساری ص33)

غیر معمولی حافظہ

آپ نہایت درجہ ذہین و فطین اور غیر معمولی قوت حافظہ کے مالک تھے۔ اساتذہ سے جو احادیث سنتے فوراً زبانی یاد ہو جاتیں۔ جس کتاب پر ایک نظر ڈال لیتے وہ حافظہ میں محفوظ ہو جاتی۔ کہتے ہیں کہ بچپن میں ہی ان کو 70 ہزار حدیثیں زبانی یاد تھیں۔

امام صاحب خود فرمایا کرتے تھے کہ مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح حدیثیں یاد تھیں۔ اور اس جامع صحیح (یعنی صحیح بخاری) کو میں نے چھ لاکھ احادیث سے منتخب کیا ہے۔"

(مقدمہ ارشاد الساری ص290)

فقید المثال، شہرت و قبولیت

امام بخاری کو اللہ تعالیٰ نے لازوال شہرت اور غیر معمولی عزت عطا کی۔ جب وہ اپنے علمی سفر سے واپس بخارا پہنچے تو اہل بخارا آپ کے استقبال کے لئے امڈ آئے۔ لوگ ان کے فضل و کمال، بے نظیر فقاہت، خداداد حافظہ اور تبحر فی العلم کی خلاف قیاس حکایات سن سن کر دیکھنے کی تمنا کرتے جہاں پہنچتے، اس قدر ہجوم ہوتا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ ملتی۔

امام مسلمؒ فرماتے ہیں کہ :-

"جب نیشاپور والوں نے آپ کے نیشاپور تشریف لانے کی خبر سنی تو اہل شہر نے دو دو تین تین منزل سے جا کر ان کا استقبال کیا۔ اور شہر میں اس شان و شوکت سے لائے گئے کہ امام مسلمؒ کہتے ہیں :-

میں نے وہ تزک و شان آج تک نہ کسی حاکم کی دیکھی نہ کسی اہل علم کی۔

(الفوائد الدراری)

خدمات حدیث

ایک محدث کے لئے علم تاریخ، انساب مواليد وفیات، احادیث کے علل غامضہ پر عبور، مراتب جرح و تعدیل کی شناخت اور قوت اجتہادیہ میں صاحب کمال ہونا ضروری ہے۔ امام بخاریؒ میں یہ سب خوبیاں بدرجہ اتم موجود تھیں۔

امام اسحاق بن راہویہ کا قول ہے :-

"اے اہل حدیث جماعت! اس نوجوان سے فن حدیث سیکھ لو۔ کیونکہ اگر یہ نوجوان امام حسن بصریؒ کے زمانہ میں ہوتا تو وہ بھی اس کے محتاج ہوتے۔ (تاریخ بغداد جلد 2 ص27)

امام بخاریؒ نے احادیث رسولؐ کی دو طرح سے خدمت سرانجام دی ہے ایک درس حدیث کی مجالس کے انعقاد اور دوسرے کتب احادیث کی تصنیف کے ذریعہ سے۔

درس حدیث

امام بخاریؒ ابھی صرف اٹھارہ برس کے تھے کہ آپ کو درس حدیث کیلئے مجبور کیا گیا اور آپ درس دینے لگے۔ آپ کے شاگرد وراق کہتے ہیں کہ :-

"آپ نے مجھ سے فرمایا کہ میں درس دینے کے لئے اس وقت تک نہیں بیٹھا جب تک صحیح احادیث کا سقیم احادیث سے امتیاز نہیں کر لیتا۔ اہل الرائے کی کتابوں کا بالاستیعاب مطالعہ نہیں کر لیتا اور بصرہ کی کل احادیث کا استقصا نہیں کر لیتا۔"

اسی طرح حاشد بن اسماعیل کہتے کہ اہل علم امام بخاری کے پیچھے پڑتے یہاں تک کہ ان کو روک کر مجبور کرتے اور راہ میں بٹھا کر ان سے حدیثیں لکھتے اور ہزاروں ہزار کا مجمع ہوتا حالانکہ ابھی آپ سبزہ آغاز بھی نہ ہوئے تھے۔

(سیرت بخاری ص104-105)

تصانیف

امام بخاری کی کل 24 تصنیفات ہیں ان میں سے ہر ایک تصنیف نہایت وقعت کی نگاہ سے دیکھی گئی ہے۔ آپ کی یہ کتب رہتی دنیا تک کے لئے امت اسلامیہ کا مذہبی اثاثہ ہیں اور دنیا پر ایک ایسا احسان عظیم ہیں کہ فطرت سلیم کبھی اس کو فراموش نہیں کر سکے گی۔ آپ کی ان تصانیف میں سب سے اول درجہ کی۔ اور غیر معمولی قبولیت سے سرفراز ہونے والی کتاب الجامع الصحیح۔ یعنی صحیح بخاری ہے۔ جسے علمائے امت نے اصح الکتب بعد کتاب اللہ یعنی قرآن کریم کے بعد صحیح ترین کتاب کے ابدی اور لازوال خطاب سے نوازا ہے۔

دوسری کتب میں (2) التاريخ الكبير (3) التاريخ الاوسط (4) التاريخ الصغير (5) الادب المفرد (6) التفسير الكبير (7) جزء رفع اليدين (8) الجامع الكبير (9) كتاب العلل (10) قضايا الصحابه والتابعين وغیرہ زیادہ مشہور ہیں۔

علم حدیث میں امام کی کامل دستگاہ

امام بخاری کو علم حدیث کے فن میں کمال دسترس حاصل تھی۔ یہاں پر چند واقعات کا تذکرہ کرتا ہوں جو یقیناً قارئین کی دلچسپی کا باعث ہوں گے نیز اس سعید روح اور عاشق رسولؐ کے لئے دعائے خیر و برکت کا موجب ہوں گے۔

حافظ احمد بن حمدون کہتے ہیں کہ :-

"مجھے امام بخاری کے ساتھ عثمان ابی سعید بن مروان کے جنازہ میں شریک ہونے کا موقع ملا۔ میں نے محمد بن یحییٰ ذہلی (جو کہ امام فن ہیں) کو دیکھا کہ وہ امام بخاری کے سامنے اسماء رواۃ اور علل احادیث کے متعلق سوالات پیش کرتے اور امام بخاری اس سرعت اور تیزی سے جواب دیتے جیسے کوئی سورۃ اخلاص پڑھ رہا ہو۔"

(مقدمہ فتح الباری جزء2 ص201)

حاشد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ :-

"امام بخاری ہمارے ساتھ شیوخ بصرہ کی درسگاہوں میں شامل ہوتے لیکن لکھنے سے کوئی تعلق نہ رکھتے۔ اس حالت میں کچھ روز گزر گئے تو ہم نے ان کو سمجھانا شروع کیا کہ ناحق اپنا وقت کیوں ضائع کرتے ہو۔ لکھتے کیوں نہیں؟ جب امام بخاریؒ باتیں سن سن کر تنگ آ گئے تو فرمانے لگے۔ تم تو حد سے بڑھتے جا رہے ہو اچھا جو کچھ تم نے لکھا ہے وہ پیش کرو۔ لوگوں نے اپنے لکھے ہوئے اجزاء نکالے اور پڑھنے شروع کئے۔ جب سب لوگ سنا چکے تو امام صاحب نے ان اجزاء کے علاوہ 15 ہزار مزید احادیث بھی پڑھ کر سنا دیں۔ حتیٰ کہ ہم نے اپنے لکھے ہوئے اجزاء کی تصحیح بھی آپ کے حفظ سے کر لی۔"

(تاریخ بغداد جلد2 ص15)

محدثین نے امام کے حافظہ، ذکاوت ذہنی، کمال بصیرت، اور علم حدیث پر کامل دستگاہ کا ایک واقعہ لکھا ہے۔ جو آپ کے کمالات کا آئینہ دار ہے۔

یہ واقعہ بغداد میں پیش آیا۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بغداد کے تمام محدثین نے جمع ہو کر 100 احادیث کو اس طرح غلط ملط کر دیا کہ ایک کی سند دوسری کے متن کے ساتھ ملا دی۔ پھر ان کو دس آدمیوں کے حوالے کر دیا اور ایک مجمع عام میں امام موصوف کے فن کا امتحان لینے کا منصوبہ بنایا۔ شہر بھر کے اہل کمال جمع ہوئے۔ ان کے علاوہ پورا شہر امڈ آیا۔ اور امتحان شروع ہوا۔ پہلے آدمی نے دس احادیث میں سے ایک پڑھی تو آپ نے فرمایا "لاادری" مجھے نہیں معلوم دوسری حدیث پڑھی گئی۔ آپ نے وہی جواب دیا۔ یہاں تک کہ تمام احادیث پڑھی گئیں مگر امام صاحب کا جواب وہی ایک جملہ تھا کہ "لاادری" میں نہیں جانتا۔

مجمع میں جو لوگ امام صاحب سے ناواقف تھے وہ سمجھنے لگے کہ امام صاحب عاجز آ گئے ہیں مگر امام صاحب سب کچھ سمجھ چکے تھے۔ اس وقت کھڑے ہو کر پہلے سائل سے مخاطب ہوئے اور اس کی مسؤلہ پہلی حدیث پڑھ کر سنائی اور فرمایا تمہاری پہلی حدیث جس سند سے تم نے بیان کی تھی غلط تھی۔ اس کی اصل سند یہ ہے۔ پھر اسی

(باقی صفحہ 7 پر)

کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

ایٹم بم - ہائیڈروجن بم

پروفیسر طاہر احمد نسیم صاحب

خدائے حکیم وقدیر نے اس کارخانہ قدرت میں بظاہر نہایت معمولی اور عام سی نظر آنے والی چیزوں میں ایسے ایسے پوشیدہ قوانین قدرت رکھ چھوڑے ہیں اور ایسی ایسی طاقتیں پنہاں کر دی ہیں کہ اپنے وقت پر جب وہ طاقتیں دریافت ہوتی ہیں تو انسان دنگ رہ جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی عمیق در عمیق تخلیق پر عش عش کر اٹھتا ہے- حیوانات کی دنیا میں جھانک کر دیکھیں تو بظاہر عقل وفہم سے عاری حیوانات و پرند- خشکی اور پانی کے جانور اور کسی بھی ایک جانور کے جسم کے اعضاء ایسے ایسے کارنامے سرانجام دیتے نظر آتے ہیں کہ عقل حیران وششدر رہ جاتی ہے- مختلف جانوروں بلکہ پودوں تک کے بعض ایسے اعضا جو فالتو نظر آتے ہیں یا دوسرے انہی کی جنس کے جانوروں اور پودوں سے مختلف نظر آتے ہیں جب ان جانوروں کو انہی اعضا کو استعمال کرتے دیکھتے ہیں تو ورطہ حیرت میں ڈوب جاتے ہیں کہ اس جانور کے حالات کے لحاظ سے یہی عضو اور اس کا یہی ڈیزائن ہی بہترین تھا اور یہ کہ اس سے بہتر کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا- اور یہ کہ اس جانور کو اس مخصوص عضو کو استعمال کرنے کا سلیقہ بھی قدرت نے کس درجہ اعلیٰ پیمانے کا عطا فرمایا ہے- جوں جوں اس عالم رنگ وبو کی پنہائیوں میں جھانکتے ہیں تو نئی سے نئی پیچیدہ تر تخلیق سامنے آتی ہے اور نئے سے نئے راز افشا ہوتے ہیں اور آگے اس سے اور زیادہ عمیق قوانین قدرت کام کرتے نظر آتے ہیں جن کی کنہ تک پہنچنا محال معلوم ہوتا ہے- سقراط نے اپنے بارے میں سچ ہی کہا تھا کہ "میرے تمام تر علم کا نچوڑ یہ ہے کہ مجھے کچھ بھی معلوم نہیں ہے" دنیا میں جتنے بھی ذی شعور حکماء گزرے ہیں ان سب نے اپنی تمام تر کاوشوں اور علم و حکمت کے سمندر میں غوطہ زنی کے بعد یہی نتیجہ نکالا کہ "میرے سامنے علم و حکمت کا سمندر موجزن ہے اور میں اس کے کنارے پر کھڑا کچھ سیپیاں چن رہا ہوں جو سمندر نے خود ہی باہر پھینک دی ہیں" سر الیگزینڈر فلیمنگ (Sir Alexander Fleming) کی پنسلین کی دریافت نے جب دنیائے طب میں تہلکہ مچا دیا اور لوگ اسے دعوتوں اور جلسوں میں بڑی عقیدت سے بلانے لگے کہ وہ ان سے خطاب کرے اور اس کی تعریف میں رطب اللسان ہونے لگے تو وہ انکساری سے یہی کہتا تھا "مجھے نہیں معلوم لوگ مجھے اتنی عزت کیوں دیتے ہیں- میں نے تو کچھ نہیں کیا- قدرت پنسلین بناتی ہے- میں نے تو بس اسے پڑا ہوا پایا" اور حقیقت بھی یہی تھی- اس کی لیبارٹری میں کہیں سے ڈبل روٹی کا ایک چھوٹا سا ذرہ اڑ کر اس کی تجربہ کرنے والی شیشے کی پلیٹ پر گر گیا تھا جس کا اسے بھی پتہ نہیں چلا تھا- اور کچھ دن کے بعد اس ذرے کے گرد جو کائی اگی اس نے جراثیم کو جو اس پلیٹ پر تجربہ کے لئے رکھے ہوئے تھے مارنا شروع کر دیا اور یوں فلیمنگ کو اس "دوائی" کا پتہ چلا جس کو اس نے پنسلین کا نام دے دیا- ایک ماہر سرجن کو جو ہڈیوں کا سپیشلسٹ تھا ایک مریض نے جس کی ٹوٹی ہوئی ٹانگ کی ہڈی کو اس نے جوڑا تھا جب عقیدت اور شکریہ کے ساتھ جھک کر آداب کرنا چاہا تو اس نے کمال عاجزی سے کہا "بھئی ڈاکٹر تو ہڈی جوڑنے میں کوئی کردار ادا نہیں کرتا- آپ کا جسم خود ہی ہڈی کو آپس میں جوڑتا ہے- ڈاکٹر تو بس ہڈی کے سروں کو سیدھا ملا دیتا ہے تاکہ سیدھا جڑے" کسی لٹکے ہوئے کاغذ پر اوپر سے ہوا پڑنے کے نتیجہ میں کاغذ کو اوپر اٹھتے ہوئے پا کر ایک سائنسدان حیران ہوتا ہے کہ اوپر سے پڑنے والی ہوا کے دباؤ سے کاغذ کو نیچے کو جھکنا چاہئے تھا یہ اوپر کیوں اٹھ رہا ہے؟ اور یوں اس کا تجسس ایک نیا قانون قدرت دریافت کر لیتا ہے کہ اوپر سے ہوا کی رفتار تیز ہونے سے کاغذ کی سطح پر ہوا کا دباؤ کم ہو گیا ہے لہٰذا نچلی سطح کا زیادہ دباؤ اسے اوپر اٹھا رہا ہے- لیجئے ہوائی جہاز کے ہوا میں اڑنے کا قانون قدرت دریافت ہو گیا! اور پھر ہوائی جہاز کی کتنی قسمیں اور کتنی کتنی تیز رفتار قسمیں ایجاد ہو گئیں! کسی ٹھوس چیز کے ایک طرف سے گیس- ہوا یا مائع کا اخراج اسی رفتار کی نسبت سے اس چیز کو اس کی برعکس سمت میں دھکیل دے گا- اس اصول کا دریافت ہونا تھا کہ انسان نے راکٹ بنائے اور چاند اور کروڑوں میل دور مریخ تک جا پہنچا! دو چیزوں کو رگڑنے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے کا اصول دریافت ہوا اور زندگی میں انقلاب برپا ہو گیا- دھاتیں کم وبیش درجہ حرارت پر پھیلتی اور سکڑتی ہیں کا اصول دریافت ہوا اور دو مختلف دھاتوں کے ٹکڑوں کو آپس میں ویلڈ Weld کر کے ان کو گرم کیا گیا تو جس طرف کی دھات جلد پھیلتی تھی وہ ٹکڑا دوسری طرف سے مخالف سمت میں ٹیڑھا ہو گیا- لیجئے تھرموسٹیٹ سوئچ Theromostat switch ایجاد ہو گیا اور فریج- ائر کنڈیشنر- گاڑیوں- غرضیکہ ہر آٹو میٹک مشینری کی روح رواں بن گیا- الغرض دیکھنے میں بالکل روزمرہ کی سادہ سی چیز اور اس کے اندر ایسے ایسے قوانین قدرت پنہاں ہیں کہ ان کے معلوم ہونے کے بعد انقلاب آفریں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے- اور ابھی جو قوانین معلوم ہو چکے ہیں ان کی تعداد ان قوانین قدرت کے مقابل پر آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں جو ہنوز معلوم ہونے باقی ہیں- ہر شعبہ زندگی میں انسان نئی نئی دریافتیں کرتا چلا جا رہا ہے اور ایک سے ایک بڑھ کر نئی چیز سامنے آتی ہے- انہی دریافتوں میں سے ایک بہت بڑی دریافت یہ بھی ہے کہ جب مادے کو فنا کر دیا جائے تو وہ توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے- جس طرح کسی برتن میں گیس کو سٹور کرنا ہو تو وہ گیس بہت زیادہ جگہ لے گی اور بہت پریشر پیدا کرے گی- لیکن اگر اسی گیس کو مائع میں تبدیل کر دیا جائے تو وہ بہت کم جگہ میں سما جائے گی جیسے فریج وغیرہ میں مائع گیس بھری جاتی ہے- اسی طرح اس اصول کے برعکس اگر مادے کی تھوڑی سی مقدار کو فنا کر دیا جائے تو وہ بہت زبردست توانائی میں تبدیل ہو جائے گا- بس یہ ہے ایٹمی توانائی کا اصول جس کی بنیاد پر ایٹم بم- ہائیڈروجن بم اور ایٹمی بجلی گھر وغیرہ معرض وجود میں آئے ہیں-

ایٹمی توانائی کیسے پیدا ہوتی ہے؟

مادے کو اگر چھوٹے سے چھوٹے ٹکڑوں میں تقسیم کرنا شروع کریں تو ایک وقت وہ آ جائے گا جب وہ اتنا چھوٹا ذرہ رہ جائے گا کہ اسے مزید تقسیم نہیں کیا جا سکتا- اس ذرے کو ایٹم کہتے ہیں- اس ذرے کا مرکز نیوکلیس (Nucleus) کہلاتا ہے جس میں نیوٹران Neutren اور Electron الیکٹران بہت زبردست قوت کے ساتھ گردش کرتے ہوئے ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں اگر کسی طرح ان کو آپس میں علیحدہ کر دیا جائے تو جتنے حصہ مادے کے نیوٹران اور الیکٹران علیحدہ ہوں گے وہ حصہ توانائی میں تبدیل ہو جائے گا- اس عمل کو Fission کا نام دیا گیا ہے- عام طور پر سے Fission کے لئے دو طریقے استعمال ہوتے ہیں- Gun-Type fission گن ٹائپ فشن- ایک لوہے کی نالی جو بندوق یا توپ کی نالی سے مشابہ ہوتی ہے یورینیم کا وہ ٹکڑا جس کی Fission کرنا مطلوب ہو ایک سرے پر رکھ دیا جاتا ہے اور اس سے کچھ فاصلہ پر ایک اور ٹکڑا رکھ دیا جاتا ہے- نالی کے آخر پر بارود بھر کر اس نالی کو دونوں طرف سے بند کر دیا جاتا ہے- جب اس نالی کا گھوڑا دباتے ہیں تو بارود پھٹ کر پہلے ٹکڑے کو بڑے زور کے ساتھ دوسرے ٹکڑے میں دھکیلتا ہے- اس عمل سے نیوٹران مرکزے کو پھاڑتا ہے جس سے Fission کا عمل شروع ہو کر بے پناہ توانائی خارج ہوتی ہے اور ساتھ ہی دو یا تین اور نیوٹران آزاد ہو کر آگے یہی عمل کرتے ہیں- اور پھر اور نیوٹران آزاد ہو کر مزید مرکزوں کو پھاڑتے ہیں- اس عمل کو Chain Reaction کہتے ہیں- اس سے بے پناہ توانائی پیدا ہوتی ہے جو حرارت اور روشنی پر مشتمل ہے- دوسرا طریقہ Implosion Type کہلاتا ہے- اس میں مادے کو ایک گیند کی صورت میں رکھ کر اس کے چاروں طرف بارود بھر دیتے ہیں جب بارود کو چلایا جاتا ہے تو وہ چاروں طرف سے گیند کو اندر دھکیلتا ہے- اس عمل کے بعد اس مادے کا وزن کم ہو جاتا ہے اور جتنا مادہ ختم ہوتا ہے اسی قدر وہ توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے- ان دونوں طریقوں میں اصل مقصد Sub-Critical مادے کو Super-Critical مادے میں تبدیل کرنا ہوتا ہے جس کے نتیجہ میں بہت تھوڑا مادہ ختم ہو کر بے پناہ توانائی پیدا ہوتی ہے- اندازہ لگائیں کہ کوئلے یا پٹرول میں کاربن کا ایک ایٹم جلنے سے 3 الیکٹران وولٹ توانائی پیدا ہوتی ہے جبکہ یورینیم کے ایک مرکزے کے Fission کے نتیجہ میں بیس کروڑ الیکٹران وولٹ توانائی پیدا ہوتی ہے (یعنی ایک ایٹم کے تباہ ہونے کے نتیجہ میں)!-

ایٹم بم

دوسرے طریقہ سے یوں سمجھ لیں کہ جاپان کے شہروں ہیروشیما اور ناگاساکی پر گرائے جانے والے پرانے اور کم طاقتور ایٹم بم بارہ ہزار ٹن (12000 ٹن) بارود کے برابر کی طاقت والے تھے (صرف ایک ہزار پونڈ بارود کا بم دریا کے پل کو تباہ کر سکتا ہے)- اس زمانے میں ایٹم بم کی طاقت کا اندازہ لگانے والا پیمانہ کلو ٹن تھا- کلو کا مطلب ہے ایک ہزار- یعنی یوں حساب کیا جاتا تھا کہ فلاں ایٹم بم کتنے ہزار ٹن بارود کے برابر کا ہے- آج کل اس میدان میں دنیا نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ اب میگا ٹن کے حساب سے طاقت کا اندازہ کیا جاتا ہے- اور ایک میگا ٹن کا مطلب ہے دس لاکھ ٹن! آج کل بیس میگا ٹن کے ایٹم بم عام طاقت کے سمجھے جاتے ہیں- ہیروشیما پر گرنے والے کمزور ایٹم بم نے ایک لاکھ انسان موت کے منہ میں دھکیل دیئے اور سارا شہر کھنڈر بن گیا تو آج کل کے بم کیا کچھ کر سکتے ہیں؟ اور یہ تو ہے ابھی ایٹم بم کی داستان- ہائیڈروجن بم اس سے بھی ایک قدم آگے ہے- بم میں جو یورینیم یا پلوٹونیم استعمال ہوتا ہے اس کی بہت تھوڑی مقدار توانائی میں تبدیل ہوتی ہے- کیونکہ کچھ دیر بعد Chain reaction ختم ہو جاتا ہے اگر کسی طریقہ سے وہ تمام یورینیم توانائی میں تبدیل کیا جا سکے تو اس کا اندازہ خود کر لیں-

ہائیڈروجن بم

ہائیڈروجن بم ایٹم بم سے کہیں زیادہ طاقتور ہوتا ہے- اس کا اصول ایٹم بم کے بالکل برعکس ہے- ایٹم بم میں تو مرکزے Nucleus کو پھاڑ کر توانائی پیدا کی جاتی ہے- ہائیڈروجن بم میں دو مرکزوں کو ملا کر ایک بنایا جاتا ہے- اس نئے مرکزے کا وزن پہلے دو مرکزوں کے مقابل پر کم ہوتا ہے اس طرح سے تباہ ہونے والا مادہ توانائی میں تبدیل ہو جاتا ہے- ایٹم بم Fission کے اصول پر کام کرتا ہے جبکہ ہائیڈروجن بم میں Fusion ہوتا ہے- اسے تھرمونیوکلیئر بم Thermonuclear کہا جاتا ہے- سورج کی بے پناہ حرارت اور روشنی اسی Fusion کے عمل سے ہو رہی ہے- Fusion کا عمل پیدا کرنے کے لئے پہلے بے انتہاء حرارت پیدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ حرارت بھی بارود کے دھماکے سے ہی پیدا کی جاتی ہے جس کے نتیجہ میں Fusion پیدا ہوتا ہے اور سورج کے برابر کی حرارت اور روشنی زمین پر پیدا ہو جاتی ہے- جو ڈیڑھ کروڑ ڈگری سینٹی گریڈ ہے! اس قدر حرارت اور توانائی کے یکدم بے لگام آزاد ہونے سے جو تباہی پیدا ہو سکتی ہے اس کا نقشہ کچھ یوں ہے:-

ایٹم بم کے اثرات

ایٹم بم کا دھماکہ ہوتے ہی آگ اور موت کا بہت بڑا گولہ چھتری کی شکل میں نمودار ہوتا ہے جو گرد و غبار اور شدید گرم گیسوں پر مشتمل ہوتا ہے جن کا دباؤ ناقابل بیان ہے- ایک سیکنڈ کے کچھ حصے کے اندر اندر شاک

ویوز Shock Waves پیدا ہو کر ایک دیوار کی صورت میں چاروں طرف نہایت تیز رفتار اور دباؤ سے پھیلتی ہیں اور 6 میل کے فاصلہ تک راستہ میں آنے والی عمارات اور دیگر ہر چیز کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیتی ہیں۔ دھماکہ کے 50 سیکنڈ کے اندر اندر ان کی راہ میں آنے والی کوئی ذی روح چیز زندہ نہیں رہتی۔ اس دھماکہ سے بہت طاقتور طوفانی ہوا پیدا ہوتی ہے جس کی رفتار 400 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ سمندری طوفانوں سے جو تباہی آتی ہے وہ سب کو معلوم ہے اور اس طوفان کی رفتار صرف سو ڈیڑھ سو میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ گیسیوں اور ہوا کے طوفان کے ساتھ ہی ساتھ الٹرا وائلٹ Ultraviolet اور انفرا ریڈ Infrared تابکاری کی شعاعیں پیدا ہوتی ہیں جو آنکھوں کی بینائی ختم کر دیتی ہیں اور تمام جسم پر جلنے جیسی کیفیت پیدا کر دیتی ہیں۔ جلد پر زخم اور چھالے پڑ کر عذاب کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ دھماکے کے نتیجہ میں پیدا ہو جانے والی شدید حرارت سے جگہ جگہ آگ بھڑک اٹھتی ہے جسے بجھانے والا کوئی نہیں ہوتا۔ آگ سے اٹھنے والا دھواں تمام فضا کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور کئی سال تک اس کے اثرات یوں باقی رہتے ہیں کہ اوزون (Ozone) کی حفاظتی تہہ میں شگاف پڑ جاتے ہیں اور سورج کی روشنی اور حرارت زمین پر نہ پہنچنے کے نتیجہ میں فصلوں کو شدید نقصان پہنچتا ہے اور بارشیں نہ ہونے کے باعث قحط کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کیفیت کو نیوکلیائی سرما Nuclear Winter کا نام دیا گیا ہے۔ انسانی جسم کے خلیے Cells نیوٹران اور گاما شعاعوں Gamma Rays کی زد میں آ کر ہمیشہ کے لئے تباہ ہو جاتے ہیں اور نہ صرف موجود انسانوں کے جسم بد وضع اور ناکارہ ہو جاتے ہیں بلکہ ان سے آگے پیدا ہونے والی نسلوں میں بھی یہ اثرات منتقل ہوتے ہیں۔ نیوٹران۔ گاما اور بیٹا شعاعوں کے پھیل جانے سے ہر چیز تابکاری کی زد میں آ جاتی ہے جو زندگی کے لئے انتہائی مضرت رساں ہے۔ یہ تابکاری کئی سال تک جاری رہتی ہے جس کو Fallout کا نام دیا گیا ہے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایٹم بم گرنے سے فوری ہلاکتوں اور نقصان سے وہ نقصان بیسیوں گنا زیادہ ہے جو اس کے بعد لمبے عرصے تک مختلف اثرات سے انسانیت کو پہنچتا رہتا ہے۔ اسی لئے دنیا کے تمام بڑے بڑے ممالک اب ان ہتھیاروں کو کم سے کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ایسے ایسے عالمی معاہدوں کی باتیں ہو رہی ہیں جن کے نتیجہ میں ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال کی نوبت ہی نہ آئے کیونکہ ان کے نتیجہ میں حملہ آور خود بھی تہس نہس ہو کر رہ جائیں گے۔

ایٹمی ہتھیاروں کی شکلیں

ایٹم بم کو بے شمار شکلوں میں چھوٹے بڑے سائز میں بنایا جا چکا ہے۔ توپ کے گولوں۔ بیلسٹک میزائل جو بین البراعظمی نوعیت کے ہیں یعنی ہزاروں میل تک داغے جا سکتے ہیں۔ سمندر کی گہرائیوں سے آبدوزوں سے چلائے جا سکتے ہیں۔ زمین کے اندر اور سمندر کے اندر سرنگوں کی صورت میں بچھائے جا سکتے ہیں۔ اور عام رائفل سے چلنے والی چھوٹی چھوٹی گولیوں میں بھرے جا چکے ہیں تاکہ محدود پیمانے پر تباہی کے لئے دشمن کی فوجوں پر استعمال کئے جا سکیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ ایٹمی گولیاں عراق کے خلاف جنگ میں استعمال کی گئی تھیں اور اب نیٹو کی افواج یوگوسلاویہ کے خلاف استعمال کر رہی ہیں۔ ان اخباری خبروں میں کہاں تک صداقت ہے کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ جنگ کے دنوں میں مختلف اقوام نئے نئے ہتھیاروں کے تجربات کرتی رہتی ہیں۔

ایٹمی توانائی برائے امن

ایٹمی توانائی ایک ایسا زبردست طاقت والا جن ہے جسے خدا تعالیٰ نے کائنات کے سب سے چھوٹے ذرے میں قید کر رکھا ہے۔ انسان جب اس جن کو آزاد کرتا اور اس کا مالک بن جاتا ہے تو یہ اس کی مرضی پر منحصر ہے کہ اس سے اچھا یا برا کام لے۔ اسے دنیا کی تباہی کے لئے استعمال کرے یا اس سے بنی نوع انسان کی بھلائی کے کام لے۔ ایٹمی توانائی کی سب سے بڑی اور طاقتور شکل اس کی بے پناہ ضرورت ہے۔ جیسے اگر انسان اپنے کنٹرول میں رکھے تو پانی کے بڑے بڑے ذخیروں کو بھاپ میں تبدیل کر کے اس سے انتہائی زیادہ پیمانے پر بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اور امریکہ۔ کینیڈا۔ روس۔ چین اور یورپ کے متعدد ممالک میں ایسے بجلی گھر قائم بھی ہیں۔ اس سے قبل بجلی بنانے کے تین روایتی ذریعے تھے۔ پانی۔ کوئلہ اور تیل۔ پانی سے بجلی پیدا کرنا سب سے عمدہ ذریعہ ہے لیکن تمام ممالک کے پاس پانی کے اتنے وسیع ذخائر موجود نہیں ہیں جن سے ٹربائین کو چلایا جا سکے۔ تیل اور کوئلے کے ذخائر بھی ایک تو محدود ہیں اور کچھ عرصہ بعد یقیناً ختم ہو جائیں گے اور پھر ان دونوں ذرائع سے بڑے پیمانے پر فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے سب سے بہتر اور دیرپا ذریعہ ایٹمی توانائی ہے۔ اس میں مشکل یہ ہے کہ ایک تو ابھی بہت سے ممالک کے پاس ایٹمی ٹیکنالوجی ہی نہیں ہے اور جن کے پاس ہے وہ اس کے خطرات کے پیش نظر اس کو آگے منتقل کرنے پر تیار نہیں ہیں بلکہ اس کے آگے پھیلانے پر بین الاقوامی پابندیوں کے قوانین بن رہے ہیں اور دوسری یہ بات کہ یہ ایک انتہائی مہنگا ذریعہ ہے۔ شروع میں اس پر اتنا زیادہ خرچ اٹھتا ہے کہ اکثر ممالک کے پاس اس کی استطاعت ہی نہیں ہے۔ ہاں جب ایک دفعہ اس کا پلانٹ ری ایکٹر کی صورت میں قائم ہو جائے تو بہت کارآمد ہے بشرطیکہ اس سے ممکنہ حادثات کے خلاف مناسب بندوبست کر لیا جائے۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اگر یورینیم کی پوری مقدار کو توانائی میں تبدیل کرنے کا طریقہ دریافت کر لیا جائے تو ایک ہی دھماکے سے تمام دنیا کی ہزاروں سال تک بجلی کی ضروریات پوری ہو جائیں گی۔

کمپیوٹر کمپیوٹر ایک ایسی ایجاد ہے جو پیچیدہ مسائل کو دی ہوئی ہدایات کے مطابق بڑی تیزی سے حل کر سکتی ہے۔ ان ہدایات کو پروگرام کہا جاتا ہے۔ کمپیوٹر عموماً معلومات کی بہت بڑی تعداد ذخیرہ کر سکتے ہیں جسے بعد میں حسب ضرورت استعمال کیا جا سکتا ہے۔

وینزویلا (Venezuela)

جنوبی امریکا کی ایک شمالی جمہوریہ (رقبہ 352,141 مربع میل، آبادی 1,50,19,300 دارالحکومت کراکس، بڑے شہروں میں مارا کیبو، کورد، پوئرٹا کاویو، کومانا بارکیسی میٹو اور ولنشیا، مارا کے سان کرسٹوبل، بارسلونا، پیورٹو، لاکروز شامل ہیں اس کے مغرب میں کولمبیا، جنوب میں برازیل اور مشرق میں گویانا واقع ہیں۔ اس کے چار جغرافیائی خطے ہیں جھیل مارا کیبو کے گرد کے ساحلی نشیبی علاقے پٹرولیم سے مالا مال ہیں اور بڑی برآمد تیل ہے، ساحل 1750 میل لمبا ہے اس کے جزائر ٹری نیڈاڈ اور مارگاریٹا ہیں۔ وینزویلا کی صنعت افزائش مویشی اوری نوکو (Orinoco) کے طاس کے ان وسیع میدانوں پر منحصر ہے جنہیں مرغزار کہتے ہیں گی آنا کے سطوح مرتفع میں سے بیشتر کا نہ علم ہے اور نہ ہی ان کی تفتیش ہوئی ہے بیشتر آبادی مغربی پہاڑوں (اینڈیز کی توسیع) میں ہے قہوہ سرد ڈھلانوں پر کاشت ہوتا ہے اور کوکو دامن کوہ ہیں اس کا شمار خام لوہا پیدا کرنے والے دس ممالک میں ہوتا ہے تیل اور خام لوہے سے ہونے والی آمدنی کا تناسب کل آمدنی کا 98 فیصد ہے۔ کولمبس نے اوری نوکو کا دہانہ 1498ء میں دریافت کیا تھا کراکس کی بنیاد 1567ء میں رکھی گئی مگر اندرون ملک جرمن مہم جوؤں خصوصاً نیکولاس (فیڈرمان) نے مسخر کیا جب وینزویلا نیو گریناڈا میں شامل تھا بحری قزاقوں نے اسے خوب تاراج کیا۔ 1811ء میں فرانسسکو دی میرانڈا (Miranda) نے ہسپانوی رہنماؤں کے خلاف بغاوت کر دی جس کے نتیجے میں 5 جولائی 1811ء کو کراکس کو آزاد کر دیا گیا 1830ء میں وینزویلا کو سائمن بولیوار کی کوششوں کی وجہ سے آزادی مل گئی 1945ء میں رامولو بیٹیکورٹ (Romulo Betan Court) حکومت کا سربراہ بنا 1947ء میں رامولو گیگاس (Gallegos) نے صدر کا انتخاب جیتا لیکن 1948ء میں اس کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا۔ 1953ء میں ایک نئے آئین نے 1947ء کے آئین کو منسوخ کر دیا اور مارکوس پیریز، ہمنیس آئینی صدر بنا 1958ء میں اسے جلاوطن ہونا پڑا اور اینٹی کمیونسٹ ڈیماکریٹک ایکشن پارٹی کا لیڈر رومولو بیٹن کورٹ صدر منتخب ہوا مگر سیاسی اور مالی حالات کے باعث ریاست ہائے متحدہ کے خلاف احساسات پیدا ہوئے۔ رومولو بیٹن کورٹ نے اقتدار سنبھالنے کے فوراً بعد زرعی اصلاحات نافذ کیں جس کے تحت لاکھوں ایکڑ اراضی ایک لاکھ چھوٹے کاشت کاروں میں تقسیم کی گئی 1961ء میں وینزویلا نے کیوبا کے ساتھ سفارتی تعلقات منقطع کر لئے کیوبا نے جوابی کارروائی کے طور پر کمیونسٹ گوریلوں کی مدد سے بیٹن کورٹ کی حکومت کا تختہ الٹنے کی ناکام کوشش کی 1968ء کے عام انتخابات میں رافیل کالڈیرا کی کرسچین سوشلسٹ پارٹی نے کامیابی حاصل کی مارچ 1969ء میں اس نے صدر مملکت کا عہدہ سنبھالا یکم جنوری 1975ء کو حکومت نے امریکی ملکیت کی لوہے کی کانوں کو اور یکم جنوری 1967ء پٹرولیم کی صنعت کو قومی ملکیت میں لے لیا 3 دسمبر 1978ء کو ملک میں عام انتخابات منعقد ہوئے اور لوئیس ہیریرا کمپنز (Luis Herrera Campins) ملک کا صدر بنا۔ 2 فروری 1984ء کو منتخب صدر ڈاکٹر جئے می لوسینکی نے عہدہ صدارت سنبھالا۔ نئے صدر نے کیریبئین ممالک سے تعلقات استوار کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ وینزویلا نے غیر جانبدار تحریک میں اہم مقام حاصل کر لیا ہے۔

(اردو جامع انسائیکلوپیڈیا)

نادار اور مستحق افراد کے لئے عطیات کی تحریک

○ فضل عمر ہسپتال ربوہ نادار اور مستحق افراد کو مفت علاج کی سہولت میسر رکھتا ہے۔ ہزاروں افراد اس سہولت سے ہر سال استفادہ کرتے ہیں ملک میں مہنگائی کے تناظر میں اب علاج معالجہ کے اخراجات برداشت کرنا بہتوں کے بس سے باہر ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے مقابل پر ادویہ کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے یہ سہولت میسر رکھنے میں مشکل درپیش ہے۔

مخیر احباب کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ وہ نادار مریضان کی مد میں اپنے عطایا پیش کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔ اور دکھی لوگوں کی جسمانی راحت کے سامان بہم کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ امید ہے احباب اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے۔

اطلاعات و اعلانات

نکاح

مکرمہ صوفیہ الماس صاحبہ بنت مکرم مرزا محمد اسماعیل صاحب (سیکرٹری مال) دارالبرکات ربوہ کا نکاح مکرم طاہر محمود عادل صاحب (مربی سلسلہ) ولد مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ کے ہمراہ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر 8 ستمبر 2001ء کو محترم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب (وکیل التعلیم تحریک جدید) نے بعد از نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو جانبین کے لئے بہت بابرکت فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم وسیم احمد امتیاز صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں کہ 2 ستمبر کو فٹ بال کھیلتے ہوئے دائیں ٹانگ میں فریکچر ہوگیا۔ جس پر اب Pop کر دیا گیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

مکرم عبدالمنان کوثر صاحب مینیجر و پبلشر ماہنامہ انصاراللہ ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ محترمہ ساجدہ کوثر صاحبہ بنت مکرم صوبیدار عبدالرشید صاحب مرحوم ایک لمبے عرصہ سے ٹانگوں کی سوزش میں مبتلا ہے۔ اب ہائی بلڈ پریشر اور گردوں کی تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔

مکرم محمد ارشد کاتب صاحب کارکن نظارت اشاعت لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد رشید صاحب آف اسلام آباد کا بائی پاس اپریشن مورخہ 24 ستمبر کو C.M.H راولپنڈی میں متوقع ہے احباب کرام سے اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز خاکسار کے والد محترم منشی محمد اسماعیل صاحب سابق ہیڈ کاتب روزنامہ الفضل بھی آجکل صاحب فراش ہیں۔ ان کی صحت وتندرستی اور درازی عمر کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔

مکرم نسیم طاہر صاحب ولد مکرم رشید احمد صاحب آف پشاور حال رحیم یار خان آجکل شوکت خانم ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے۔ اور انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

مکرم ڈاکٹر نعیم احمد صاحب آپٹیکل کچہری بازار فیصل آباد کے والد محترم ڈاکٹر عبدالمجید صاحب کو مورخہ 2001-9-7 کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے وہ سول ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔ اب طبیعت بہتر ہے۔ احباب جماعت سے بحالی صحت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

بچوں کے دانت نکلنے کی تکالیف کی دوا

ہومیو نونہال GHP-4/FD

20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25

عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

ولادت

مکرم نعیم اکرم طاہر صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ یکم ستمبر 2001ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت نومولود کا نام تکریم اکرم رکھا ہے۔ نومولود وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ اس کے خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

محترمہ شریفاں بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عبدالخالق مرحوم سکنہ چک نمبر 276 ر۔ب گوکھوال ضلع فیصل آباد دس اور گیارہ ستمبر 2001ء کی شب بوجہ ہارٹ اٹیک لاہور میں انتقال کر گئیں۔ مرحومہ کی عمر تقریباً 80 برس تھی۔ مرحومہ اپنے خاندان میں سے واحد احمدی خاتون تھیں۔ مرحومہ کی تدفین ربوہ میں ہوئی۔ مرحومہ نے پسماندگان میں تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد رشید صاحب ٹھیکیدار دارالشکر ربوہ لکھتے ہیں میرے والد مکرم مستری عبدالرحمن عرف لائلپوری ولد مولوی تمیز دین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود حال محلہ دارالشکر ربوہ 75 سال کی عمر میں مورخہ 8 ستمبر 2001ء کو صبح آٹھ بجے وفات پا گئے۔ مرحوم عرصہ دراز سے محلہ میں سیکرٹری امور عامہ اور اصلاح وارشاد کی خدمات بجالاتے رہے۔ اسی دن ان کی نماز جنازہ محلہ دارالشکر میں بعد نماز مغرب مکرم چوہدری نذر محمد نذیر صاحب گوندل صدر محلہ نے پڑھائی۔ اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی کرائی۔ مرحوم کا بچپن قادیان میں گزرا۔ ابتدائی تعلیم بھی قادیان میں حاصل کی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے چھ بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 6

طرح دوسری، تیسری، حتیٰ کہ ساری احادیث کو ترتیب وار ان کی اصل اسناد کے پڑھ کر سنایا اس کے بعد دوسرے، تیسرے، چوتھے حتیٰ کہ دس کے دس سائلین کو ان کی مسؤلہ سبھی احادیث بہ ترتیب سوال پڑھ کر سنا دیں اور سب غلط اسناد کو درست کر دیا۔ یہ دیکھ کر اہل بغداد حیران رہ گئے اور انہیں امام بخاری کے کمالات کا لوہا ماننا پڑا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 17 ستمبر 2001ء

1-00 a.m	دستاویزی پروگرام
1-30 a.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
2-45 a.m	درس القرآن نمبر 10
4-10 a.m	ہماری کائنات
4-35 a.m	فرانسیسی پروگرام
5-05 a.m	تلاوت۔ درس ملفوظات۔ خبریں
5-45 a.m	چلڈرنز کلاس
6-15 a.m	چلڈرنز ورکشاپ
6-45 a.m	سیرۃ النبیؐ
7-45 a.m	روحانی خزائن کوئز پروگرام
8-25 a.m	فرانسیسی پروگرام
9-25 a.m	چائنیز سیکھئے
10-00 a.m	لقاء مع العرب
11-00 a.m	تلاوت۔ خبریں۔ درس ملفوظات
11-55 a.m	انٹرویو
12-45 p.m	روحانی خزائن کوئز پروگرام
1-25 p.m	سفر ہم نے کیا
1-50 p.m	لقاء مع العرب
2-50 p.m	انڈونیشین سروس
3-50 p.m	چلڈرنز کلاس
4-20 p.m	چائنیز سیکھئے
5-00 p.m	تلاوت۔ خبریں
5-35 p.m	بنگالی سروس
6-35 p.m	فرانسیسی پروگرام
7-40 p.m	سیرۃ النبیؐ
8-40 p.m	چلڈرنز کلاس
9-10 p.m	چائنیز سیکھئے
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام

منگل 18 ستمبر 2001ء

12-10 a.m	لقاء مع العرب
1-10 a.m	ترکی پروگرام
1-40 a.m	مجلس عرفان
2-40 a.m	روحانی خزائن کوئز پروگرام
3-20 a.m	سیرۃ النبیؐ
4-20 a.m	چائنیز سیکھئے
5-05 a.m	تلاوت۔ درس حدیث۔ خبریں
5-55 a.m	چلڈرنز کارنر
6-50 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
8-10 a.m	طب کی باتیں
8-35 a.m	بنگالی ملاقات
9-35 a.m	فرانسیسی سیکھئے
10-00 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت۔ خبریں۔ درس حدیث
12-00 p.m	پشتو پروگرام
1-15 p.m	طب کی باتیں
1-35 p.m	نمائش
1-55 p.m	اردو کلاس
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کلاس
4-25 p.m	فرانسیسی پروگرام
5-05 p.m	تلاوت۔ خبریں
5-40 p.m	بنگالی سروس
6-40 p.m	بنگالی ملاقات
8-00 p.m	ترجمۃ القرآن کلاس
9-00 p.m	چلڈرنز کلاس
9-30 p.m	چلڈرنز کارنر
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-15 p.m	فرانسیسی پروگرام

بدھ 19 ستمبر 2001ء

12-00 a.m	اردو کلاس
1-05 a.m	ایم ٹی اے ناروے
1-25 a.m	بنگالی ملاقات
2-30 a.m	طب کی باتیں
3-00 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
4-05 a.m	نمائش
4-25 a.m	فرانسیسی پروگرام
5-05 a.m	تلاوت۔ خبریں۔ تاریخ احمدیت
6-00 a.m	چلڈرنز کارنر
6-55 a.m	ایم ٹی اے یو ایس اے
8-05 a.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
8-30 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
9-25 a.m	اردو اسباق
9-55 a.m	لقاء مع العرب
11-05 a.m	تلاوت۔ خبریں۔ تاریخ احمدیت
12-00 p.m	سواحیلی پروگرام
1-05 p.m	ایم ٹی اے لائف سٹائل
2-00 p.m	لقاء مع العرب
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کارنر
4-25 p.m	اردو اسباق
5-05 p.m	تلاوت۔ خبریں
5-35 p.m	بنگالی سروس
6-35 p.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
8-00 p.m	ایم ٹی اے یو ایس اے
9-00 p.m	چلڈرنز کارنر
9-25 p.m	اردو اسباق نمبر 64
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-15 p.m	فرانسیسی ملاقات

خبریں

ربوہ: 14 ستمبر گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 17 زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

☆ ہفتہ 15- ستمبر- غروب آفتاب: 6-17

☆ اتوار 16- ستمبر - طلوع فجر : 4-28

☆ اتوار 16- ستمبر- طلوع آفتاب: 5-50

دہشت گردوں کے خلاف مدد کریں-امریکہ

امریکی سفیر وینڈی چیمبرلین نے صدر مملکت پرویز مشرف سے ملاقات کر کے امریکی صدر بش کا خصوصی پیغام پہنچایا اور دہشت گردوں کے خلاف مدد کرنے کی اپیل کی- صدر مشرف نے یقین دہانی کرائی کہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق تعاون کریں گے-

افغانستان پر حملے کا خطرہ طالبان کے سربراہ ملا عمر امریکی حملے کے خطرہ کے پیش نظر روپوش ہو گئے ہیں- اور اسامہ کو نظر بند کر دیا گیا ہے- یہ دعویٰ ایک عربی اخبار نے کیا ہے- جبکہ طالبان نے اس کی تردید کی ہے کہ اسامہ کی نظر بندی کی خبریں جھوٹی ہیں-

ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں پاکستانیوں کی ہلاکتیں

پاکستانی ٹیلی ویژن نے کہا ہے کہ امریکہ کے ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں خدشہ ہے کہ بہت سے پاکستانی بھی جاں بحق ہو گئے ہیں- اس 110 منزلہ عمارت میں پاکستانیوں کی بڑی تعداد کام کرتی تھی-500 پاکستانیوں کی ہلاکت کا خدشہ ہے-

امریکہ میں مسلمانوں اور مساجد پر حملے

امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پنٹا گون کی عمارتوں کی تباہی کے بعد امریکہ میں مسلمانوں کے خلاف نفرت کا اظہار کیا جا رہا ہے- نیویارک واشنگٹن اور ٹیکساس میں مسلمانوں پر حملوں کی اطلاعات ملی ہیں- ٹیکساس میں ایک مسجد پر پتھراؤ کیا گیا- واشنگٹن میں بھی مسلمانوں پر حملے کئے گئے- نیویارک میں مسلمانوں کو طرح طرح کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں- بم سے اڑانے کی دھمکیوں کے بعد نیویارک میں ایک مسجد اور ملحقہ اسلامی سکول بند کر دیا گیا ہے- برطانیہ میں اہم مسلمان رہنماؤں اور پاکستانی علماء کو فون کر کے برطانیہ سے نکل جانے یا نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہنے کے لئے دھمکیاں دی جا رہی ہیں- آسٹریلیا میں ایک مسجد پر غلاظت پھینکی گئی-

پوری دنیا حشر دیکھے گی امریکی سفارتکاروں نے کہا ہے کہ دہشت گردوں کے خلاف کارروائی چند روز میں ہوگی- حشر پوری دنیا دیکھے گی - امریکی تحقیقاتی ادارے دہشت گردی میں ملوث افراد کا پتہ لگانے میں بہت حد تک کامیاب ہو چکے ہیں-

عالمی جنگ کا پیش خیمہ جاپان نے خبردار کیا ہے کہ امریکہ پر حملے عالمی جنگ کا پیش خیمہ ہو سکتے ہیں- جاپانی کابینہ کے ترجمان نے بریفنگ دیتے ہوئے کہا کہ دہشت گردی ہو رہی ہے- مناسب ہے ان حملوں کو اسی تناظر میں دیکھا جائے-

اسامہ اور پاکستان امریکی میڈیا پر چھائے رہے امریکی الیکٹرانک میڈیا ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پنٹا گون پر حملوں میں تباہی کے مناظر دکھانے کے ساتھ آہستہ آہستہ اس کی ذمہ داری اسامہ پر ڈال رہے ہیں امریکی چینل بار بار اسامہ کا تذکرہ کر رہے ہیں- اور ساتھ پاکستان کا نام بھی لیتے ہیں- میڈیا میں یہ ذکر ہو رہا ہے کہ پاکستان ان تین ممالک میں سے ایک ہے جس نے طالبان حکومت کو تسلیم کر رکھا ہے- اور یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف پاکستان سے تعاون کے لئے کہا گیا ہے- اور صدر مشرف نے تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے-

لاہور کا جدید ترین شاپنگ سنٹر جل گیا

صوبائی دارالحکومت لاہور کے علاقہ گلبرگ میں پاکستان کا منفرد اور خوبصورت ترین 5 منزلہ شاپنگ سنٹر آتشزدگی سے خاکستر ہو گیا-900 دکانیں تباہ ہو گئیں- اور اربوں روپے کا نقصان ہوا- صبح 9 بجے لگنے والی آگ نے دیکھتے ہی دیکھتے پورے پلازہ کو لپیٹ میں لے لیا- ملازمین نے کھڑکیوں کے ساتھ گزرنے والے پائپوں سے لٹک کر جان بچائی - ہر شے پگھل گئی- دوکاندار اپنی جلتی ہوئی پونجی دیکھ کر دھاڑیں مار مار کر روتے رہے- گورنر نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ شارٹ سرکٹ ہے یا تخریب کاری؟ ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے - 5 خاکروب اور فوڈ شاپ کے دو ملازم لاپتہ ہیں- زخمیوں کو طبی امداد کے لئے میو ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے- گورنر چار گھنٹے تک امدادی کارروائیوں کی نگرانی کرتے رہے-

ہزاروں اساتذہ کا مظاہرہ پنجاب بھر کے ہزاروں اساتذہ نے مطالبات کے حق میں صوبائی دارالحکومت لاہور کے مال روڈ پر مظاہرہ کیا- پولیس نے زبردست لاٹھی چارج کیا- سینکڑوں مرد و خواتین اساتذہ گرفتار کر لئے گئے- پولیس تشدد سے خواتین اساتذہ کے کپڑے پھٹ گئے- مظاہرین نے داتا دربار میں جا کر پناہ لی- ٹیسٹ ہرگز نہیں دیں گے- قائدین کا خطاب- گرفتار ساتھیوں کی عدم رہائی کی صورت میں 25 ستمبر سے جیل بھرو تحریک پر عمل کیا جائے گا-

صدر پرویز کا دورہ امریکہ ملتوی سرکاری ذرائع نے اس امر کی تصدیق کر دی ہے کہ امریکہ میں دہشت گردی کے واقعات کے بعد صدر مشرف نے اپنا دورہ امریکہ ملتوی کر دیا ہے-

ڈیرہ اسماعیل خان میں دہشت گردی ڈیرہ اسماعیل خان میں دو نقاب پوشوں نے ایک تھانیدار اور ہیڈ کانسٹیبل کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا- جبکہ ایک کانسٹیبل زخمی ہو گیا-

امریکیوں کی ایشیاء سے واپسی امریکہ نے ممکنہ دہشت گردی کے خطرے یا دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کے پیش نظر ہنگامی طور پر اپنے شہریوں کو ایشیا اور مشرق وسطی کے ممالک سے نکالنے کا فیصلہ کر لیا- اس بات کا انکشاف فلپائن کے نائب صدر اور وزیر خارجہ نے کیا ہے- انہوں نے کہا کہ امریکی سفارتخانے نے فلپائن کی حکومت سے زبانی درخواست کی ہے کہ وہ امریکی شہریوں کے انخلاء کے لئے امریکی جہازوں کو فلپائن کے ہوائی اڈے پر اترنے کی اجازت دے-

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی- اسلام آباد
آفس 051-440892-441767 ☎
رہائش 051-410090 ☎

خوشخبری
ربوہ میں نئی کاروں کی بکنگ انشاءاللہ عنقریب کاہلوں موٹرز سرگودھا روڈ پر ٹیوٹا کرولا- ڈائے ہائیٹسو کورے- سوزوکی اور فیٹ کی بکنگ شروع ہو رہی ہے-
فون نمبر 04524-214514

خوشخبری
پاکستانی اور چائنیز کھانوں کے ساتھ لذیذ چرغہ ہاؤس کی ایک اور پیشکش لاہوری چکن سجی قیمت-/160
اس کے علاوہ چکن سجی اور مٹن سجی بھی دستیاب ہے
چوہدری محمد سلیم فون نمبر 918

خواتین کے لئے خوشخبری
ایبکس سافٹ لیڈیز سیکشن میں کسی بھی عمر اور معیار تعلیم کے ساتھ خواتین کے لئے
کمپیوٹر ٹریننگ و ڈریس ڈیزائننگ (جدید سلائی)
کے کورسز میں لیڈیز سٹاف کے ساتھ داخلہ شروع ہے-
ABACUS 21/21 دارالرحمت شرقی الف ربوہ فون 211668, 213694

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج- فریزر- واشنگ مشین ٹی وی گیزر- ائر کنڈیشنر - وی سی آر بھی دستیاب ہیں-
رابطہ - انعام اللہ
1- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
☎ 7231680
7231681
7223204
7353105

بچوں کے لئے مفید کیوریٹو ادویات

① BABY TONIC	20/-	بچوں کی کمزوری، سوکھے پن اور دانت نکالنے کی تکالیف کے لئے کامیاب دوا ہے
② BABY POWDER	15/-	بچوں میں قے اور دستوں کے لئے مفید ہے
③ BABY GROWTH COURSE	50/-	کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما اور جسمانی توانائی کے لئے کامیاب دوا ہے-
④ DWARFISHNESS COURSE	200/-	قد کا چھوٹا ہونا، جسم کی کمزوری اور رکی ہوئی نشوونما کے لئے مفید کورس ہے-
⑤ PICA COURSE	35/-	بچوں میں کیلشیم کی کمی دور کرنے کے لئے اور مٹی کھانے کی عادت چھڑانے کے لئے
⑥ ANTI CARIES FOR BABIES COURSE	35/-	بچوں کے دانتوں کو کیڑا لگنے کے لئے

ادویات ولٹریچر اپنے شہر کے سٹاکسٹ یا ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گول بازار ربوہ

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61